سوال

(506) مقتدی کا (آمین اور رَبَّنَا...) امام متصل بعد ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین امام کی آمین کے مطابق ہوگئی، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ امام اور مقتدی ایک ساتھ آمین کہیں۔ اسی طرح ایک حدیث میں یہ ہے کہ جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہو۔ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ کیا آمین کی حدیث کی طرح امام اور مقتدی ایک ساتھ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں احادیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ 'إِذَا أَمَّنَ الاِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ تَأمِینُهُ تَأمِینَ المَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ' متفق علیہ، صحیح البخاری، باب جَهرِ الإِمَامِ بِالتَّأمِینِ، رقم: ۷۸۰، ورقم: ۶۴۰۲، صحیح مسلم، رقم: ۴۱۰

۲۔ 'إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ فَقُولُوا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ، فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ قَولُهُ قَولَ المَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ' متفق علیہ، صحیح البخاری باب فَضلِ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ، رقم: ۷۹۶، صحیح مسلم، رقم: ۴۰۹

ان دونوں احادیث میں فاء آئی ہے، جو ترتیب اور تعقیب کا تقاضا کرتی ہے۔ یعنی اس کا تقاضا یہ ہے کہ مقتدی کا قول (آمین اور رَبَّنَا...) دونوں صورتوں میں امام کے قول کے بعد متصل ہونا چاہیے۔ نہ کہ برابر۔ جس طرح کہ سائل کا خیال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پہلی حدیث میں موافقت سے مراد امام کی موافقت نہیں۔ بلکہ فرشتوں کی موافقت ہے، جس طرح کہ دوسری حدیث میں بھی اسی امر کی تصریح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی